© rasailojaraid.com

تعارف و تبصرہ

ہادی النساء:

مصنفہ منشی سید احمد دہلوی مرتبہ سید یوسف بخاری دہلوی

حجم ۳۲۰ صفحات، ناشر، مجلس ترقی ادب، ۲ - کلب روڈ، لاہور

قیمت دس روپے

مجلس ترقی ادب، لاہور نے اردو کلاسیکی ادب کی اشاعت کا جو وسیع کام شروع کر رکھا ہے، اس پروگرام میں یہ بے مثال کتاب بھی اعلی معیار تصحیح و طباعت پر شایع کی ہے۔ ہادی النساء عورتوں کی طرف سے لکھے ہوئے ۱۶۸ فرضی خطوط پر مشتمل ہے۔ اس میں دہلی کی بیگماتی زبان، محاورے، روز مرے اور رسم و رواج کا اتنا بڑا اور ایسا مکمل ذخیرہ ہے کہ کسی دوسری کتاب میں اس قدر اور اتنا اچھا ذخیرہ موجود نہیں ہے، اس لیے یہ کتاب اپنی پہلی اشاعت ۱۸۷۰ء سے اب تک ہر زمانہ میں بہترین اور بے مثال کتابوں میں شمار ہوتی رہی ہے۔ اس کی پہلی اشاعت پر مسٹر ایس ڈبلیو، فالن انسپکٹر صوبہ بہار مشہور فالن ڈکشنری کے مصنف نے لکھا تھا۔

''یہ کتاب مسلمان عورتوں کے مطالب، ان کی مختلف حواہشیں، ان کے روز مرہ برتاؤ، طور طریقے، گپ شپ، لڑائی جھگڑے، وہم، ہجو، طعنے سہنے، رسم و رواج، بچوں کے کھلانے کے ڈھنگ، کہاوتیں، پہیلیاں جن میں عورتیں زیادہ مشاق ہوتی ہیں، بہت اچھی طرح ظاہر کرتی ہے،،

''ہم سے پوچھو تو اس کتاب میں مراۃ العروس (مصنفہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی مرحوم) سے بھی کہیں زیادہ عورتوں کے محاورے پائے جاتے ہیں،،

اور نواب ضیاء الدین احمد خاں رئیس لوہارو نے لکھا تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''اس کو موافق بول چال مستورات اہل دہلی اور مطابق روز مرہ زنان شہر بہت ٹھیک اور درست پایا۔ خصوص بابت بیان رسوم زنان اہل اسلام، ہندوستان جامع و کامل ہے جس سے مولف اس کا قابل صدگونہ تحسین و آفرین ہے،،

اسی طرح سر رشتہ تعلیمات اور تعلیمی انجمنوں نے اس کتاب کی بڑی بڑی تعریفیں کی ہیں۔ یہ موجودہ اشاعت سے پہلے بھی چھ بار چھپ چکی ہے۔ لیکن کمیاب بلکہ نایاب ہوگئی تھی۔ مجلس ترقی ادب نے قابل تعریف کام کیا کہ اسے شایع کردیا۔

فاضل زبان شناس سید یوسف بخاری دہلوی نے اس کی بڑی عمدہ تصحیح کی، ایک ایک حرف کو ٹھیک کیا، بڑا معلومات آفریں مقدمہ لکھا، ایک فرہنگ الفاظ تیار کرکے آخر میں اضافہ کیا۔ اور اس عمدگی کے ساتھ اس کتاب کو پیش کیا کہ تحقیق و تصحیح کے بلند ترین معیار کا نمونہ اسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

منشی سید احمد دہلوی، اردو کے سب سے بڑے لغت فرہنگ آصفیہ چار مجلدات کے علاوہ اور بھی تیس کتابوں کے مصنف تھے، ان کی وفات دہلی میں ۱۹۱۸ء میں ہوئی ہے۔ ان کے والد بزرگوار مولانا عبدالرحمن مونگیری بہاری حضرت مولانا سید احمد بریلوی اور مولانا محمد اسمعیل شہید کے ساتھ معرکہ بالاکوٹ ۱۸۳۱ء کی جماعت مجاہدین میں تھے، اس کے بعد وہ ٹونک اور پھر دہلی میں آبسے تھے۔

ہم اس کتاب کی اشاعت پر اس کے مرتب اور ناشرین کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور سفارش کرتے ہیں کہ مسلمان خواتین خصوصاً اور زبان دانی کے شایق طلباء عموماً اسے ضرور پڑھیں امید ہے کہ اس سے ان کو زبان شناسی اور تاریخ تمدن کے سلسلہ میں بڑا فائدہ حاصل ہوگا۔

(عبد القدوس ہاشمی)

© rasailojaraid.com